



فَإِنْ شِئْنَا عَظَّمْنَا فِي قَوْلِهِ لَذَّةً لِّكَوْثًا إِلَى اللَّهِ الرَّسُولُ إِنَّهُ مُنْجِي
تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَزَلُّوا عَنِ قَوْلِهِ إِحْسِنْ أَنْ تَدْرِيكَ (٥٩: ٢)

فیصلہ مفت مسئلہ کی وضاحت

حضرت حاجی امداد اللہ قدس سرہ کے فیصلہ کی وضاحت
= انہی کے خلفاء رحمہم اللہ تعالیٰ کے قلم سے =

تالیف

فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم

ناشر

کَلَامُ الْاِفْتَاءِ وَالْاِشْأَانِ نَاطِقُ الْاَبَا دِرَاجِی



وَقَدْ نَزَّلَ اللَّهُ قُرْآنًا فِيهِ ذِكْرُكَ وَذِكْرُ آلِكَ وَإِنَّكَ عَلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ مِّنَ الْمَقَامَاتِ
 تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَرَأَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (٥٩: ٢٥)

فیصلہ ہفت مسئلہ کی وضاحت

حضرت حاجی امداد اللہ قدس سرہ کے فیصلہ کی وضاحت
 انہی کے خلفاء رحمہم اللہ تعالیٰ کے قلم سے



تالیف

فقیہ العصر مفتی اعظم حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم

نام کتاب	فیصلہ ہفت مسئلہ کی وضاحت
مصنف	فقیر العصر مفتی اعظم حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم
تعداد	۲۲۰۰
مطبع	قریشی آرٹ پریس ناظم آباد نمبر ۲
تاریخ طبع	جمادی الاخرہ ۱۴۲۰ھ
ناشر	الرشید

ملنے کا پتہ..... کتاب گھر السادات سینٹر بالمقابل بحر الافناء
والارشاد ناظم آباد نمبر ۴ کراچی
فون..... ۶۶۸۳۳۰۱..... ۶۶۳۶۶۶

فیصلہ ہفت مسئلہ کی وضاحت

شیخ المشایخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ نے چند مسائل میں علماء کے درمیان شدت نزاع سے پیدا شدہ فتوؤں کے سد باب کی غرض سے حضرت حکیم الامتہ قدس سرہ سے رسالہ ”فیصلہ ہفت مسئلہ“ لکھوایا۔ کم فہم لوگوں نے اس سے ہدایت پانے کی بجائے شور برپا کر دیا کہ اس فیصلہ سے اہل حق کے خلاف اہل بدعت کی تائید ہوتی ہے۔

اس رد عمل کو دیکھ کر

اس فیصلہ کے محرر حضرت حکیم الامتہ قدس سرہ نے اپنے نوشتہ مضمون کی خود وضاحت تحریر فرمائی۔

علاوہ ازیں

حضرت حاجی صاحب قدس سرہ کے خلیفہ اعظم حضرت گنگوہی قدس سرہ نے بھی اپنے شیخ کے اس فیصلہ کو خوب وضاحت سے تحریر فرمایا۔

زیر نظر رسالہ میں

رسالہ ”فیصلہ ہفت مسئلہ“ کو مذکورہ اکابر کی وضاحت کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔ اور یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت حاجی صاحب قدس سرہ کی نظر میں ان اکابر کا کیا مقام تھا۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فیصلہ ہفت مسئلہ کی وضاحت

سوال: حضرت حاجی امجد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہ کے رسالہ ”فیصلہ ہفت مسئلہ“ کے متعلق عموماً یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ اس سے اہل بدعت کی تائید ہوتی ہے اور مسائل مذکورہ میں حضرت حاجی صاحب قدس سرہ کی رائے اکابر دیوبند کے مسلک سے مختلف ہے، لہذا آئندہ درجہ ذیل امور وضاحت طلب ہیں:

① کیا اس رسالہ کی نسبت حضرت حاجی صاحب قدس سرہ کی جانب صحیح ہے؟

② کیا اہل بدعت کی تائید کا دعویٰ درست ہے؟ بلیغاً و جویزاً

الجواب: باسمہ ماہم الصواب

جواب سے قبل چند امور کو بطور مقدمہ ذہن نشین کر لینا ضروری ہے۔

① یہ امر معقول اور سہم ہے کہ کسی کے کلام یا تحریر کا وہی مطلب معتبر ہوگا جو متکلم

یا محرر خود بیان کرے۔

② متکلم یا محرر نے خود کوئی وضاحت نہیں کی تو اس کے کلام یا تحریر کا مفہوم وہ

لیا جائے گا جو اس کے خواص و مقربین بیان کریں، کیونکہ اغیار کی بنسبت احباب اقارب مراد متکلم سے زیادہ واقف ہوتے ہیں۔

③ فقیہ الملتہ حضرت گنگوہی اور حکیم الامتہ حضرت تقانوی قدس سرہما حضرت

حاجی صاحب قدس سرہ کے اخص الخواص اور اقرب تر خلفاء میں سے ہیں۔

چنانچہ اسی رسالہ ”فیصلہ ہفت مسئلہ“ کے آخر میں حضرت حاجی صاحب قدس سرہ کی وصیت میں حضرت گنگوہی قدس سرہ سے متعلق یہ الفاظ ہیں:

”عزیزی مولوی رشید احمد صاحب کے وجود بابرکات کو ہندوستان میں

فضیلت کبریٰ و نعمت عظمیٰ سمجھ کر ان سے فیوض و برکات حاصل کرے کہ

مولوی صاحب موصوف جامع کمالات ظاہری و باطنی کے ہیں اور ان کی

تحقیقات محض الٰہیت کی راہ سے ہیں، ہرگز اس میں شائبہ نفعانیت نہیں ہے اور حضرت حاجی صاحب قدس سرہ کے ہاں حضرت تھانوی قدس سرہ کے انفع و اعلیٰ مقام کا اندازہ حضرت حاجی صاحب قدس سرہ کی شہادات مندرجہ اشرف السوانح جلد ۱ باب ۱۳ سے کیا جاسکتا ہے، یہ باب جو بڑی غنتی کی کتاب کے تقریباً تین سو صفحات پر ہے، پورا ہی مجموعہ شہادات ہے، اس میں سے بطور مثال صرف چند اقتباسات نقل کئے جاتے ہیں:

① حاجی صاحب نے حضرت والا سے بار بار فرمایا:

”بس تم پورے پورے میرے طریق پر ہو“ (ص ۱۶۹)

② جب کبھی کوئی تحریر یا تقریر دیکھنے یا سننے کا اتفاق ہوتا تو فرماتے:

”جزاکم اللہ! تم نے تو بس میرے سینے کی شرح کر دی“ (ص ۱۶۹)

③ اگر بدوران تقریر علوم و معارف حاضرین مجلس میں سے کوئی کبھی مضمون ارشاد فرمودہ پر کچھ سوال کرتا تو حضرت والا کی جانب اشارہ فرما کر فرمادیتے:

”ان سے پوچھ لینا یہ خوب سمجھ گئے ہیں“ (ص ۱۶۹)

④ حضرت حاجی صاحب مٹن کر بے حد مسرور ہوئے اور جوش میں آکر فرمایا:

”اس میں تو تم نے بالکل میرے سینے کی شرح کر دی“ (ص ۱۸۵)

⑤ عزیزم میاں مولوی اسحاق علی صاحب آپ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ

”مولانا صاحب (حضرت حکیم الامتہ) کو بجائے میرے معلوم کرنا جو ہدایت و

ارشاد فرما دیں عمل کرنا“ (ص ۱۹۹)

⑥ ”ضیاء القلوب وارشاد مرشد مطالعہ فراویں اور مولانا (حضرت حکیم الامتہ)

سے اشکالات دفع کریں اور مولانا صاحب کو میری جگہ جان کر ان سے شغل و

وظائف و ذکر میں مشغول رہیں“ (ص ۱۹۹)

اصول مذکورہ کے تحت ”فیصلہ ہفت مسئلہ“ کی توضیح وہی معتبر ہوگی جو اس کے

محرر یعنی حکیم الامتہ حضرت تھانوی قدس سرہ نے فرمائی ہے اور حضرت حاجی صاحب

قدس سرہ کی مراد کی تعیین و تشریح جو حضرت گنگوہی و حضرت تھانوی قدس سرہ نے

فرمائی ہے وہی واجب القبول ہوگی۔

ان دونوں حضرات کی تحریریں رسالہ ”فیصلہ ہفت مسئلہ“ کے ساتھ بنام ضمیمہ

ملحق کی گئی ہیں اور ان کو اصل رسالہ کے ساتھ شائع کرنے کی ہدایت کی گئی ہے، لہذا جو لوگ رسالہ مذکورہ بدون ان ضمیمہ کے شائع کر رہے ہیں، وہ خیانت کے مرتکب ہیں۔ ذیل میں یہ دونوں ضمیمہ نقل کیئے جاتے ہیں۔

ضمیمہ ۱ از حضرت گنگوہی قدس سرہ

رسالہ ”فیصلہ ہفت مسئلہ“ میں مسئلہ امرکائن کذب و امرکائن نظیر میں تو کوئی ایسا امر نہیں لکھا ہے کہ کسی کے خلاف ہو بلکہ اُس کے امرکائن کا اقرار اور اُسکی بحث سے احتراز لکھا ہے، تو اس میں کسی اہل حق کی مخالفت نہیں۔

اور مسئلہ تکرار جماعت میں بسبب اختلاف روایات فقہ کے فریقین کو نزاع سے منع کیا ہے کہ مسئلہ مختلفہ میں مخالفت کرنا مناسب نہیں۔

اور مسئلہ نذر غیر میں صاف صاف حق لکھا ہے :

”نذر غیر اگر حاضر و عالم الغیب جان کر کرے گا مشرک ہوگا۔

اور جو بے اس کے شوق میں کہتا ہے تو گنہگار نہیں۔

اور جو بدوں عقیدہ شرکیہ کے اور بدوں شوق کے یہ سمجھ کر کہے کہ شاید اُن کو حق تعالیٰ خبر کر دے تو خلاف محل نص میں خطا و گناہ ہے مگر مشرک نہیں۔

اور جو نص سے ثبوت ہو جیسا صلوٰۃ و سلام بخد مت فخر عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام ملائکہ کا پہنچانا تو وہ خود ثابت ہے ۱

یہ سب حق ہے اس میں کوئی اہل حق مخالف اس کے نہیں کہتا۔

اب رہے تین مسئلے قیود مجلس مولد و قیود ایصال ثواب اور عرس بزرگان کا تو اُس میں وہ خود لکھتے ہیں :

”در اصل مباح ہیں اگر انکو سنت و ضروری جانے تو بدعت و تعدی حدود اشر

تعالیٰ و گناہ ہے اور اس کے بدوں کرنے میں اباحت ۲

اور ہم لوگ جو منع کرتے ہیں تو وجہ یہ ہے کہ اُن کو رسوم اہل زمانہ سے خبر نہیں کہ یہ لوگ ان قیود کو ضروری جانتے ہیں، لہذا باعتبار اصل کے مباح لکھتے ہیں، اور ہم لوگوں کو عادت عوام سے محقق ہو گیا ہے کہ یہ لوگ ضروری اور سنت جانتے ہیں، لہذا ہم بدعت کہتے ہیں۔

پس فی الحقیقت مخالفت اصل مسائل میں نہیں ہوتی بلکہ بسبب عدم علم اہل زمانہ کے یہ امر واقع ہوا ہے، اس کی ایسی مثال ہے جیسے امام صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فیہ صلائی کو ایک حکم دیا اور صاحبین رحمہم اللہ تعالیٰ نے دوسرا حکم، اور یہ بسبب اختلاف حال کے ہوا ہے کہ امام صاحب رحمہم اللہ تعالیٰ کے وقت میں اُن کا حال اہل کتاب جیسا تھا اور صاحبین رحمہم اللہ تعالیٰ کے وقت میں مجوس جیسا، پس اختلاف اصل مسئلہ کا نہیں بلکہ بوجہ حال اہل زمانہ کے۔

ایسا ہی دیگر مسائل میں ہے ورنہ حضرت سلمہ کے عقائد ہرگز بدعت کے نہیں ہیں کہ اہل فہم و دانش خود عبارت رسالہ سے سمجھ سکتا ہے فقط

(تنبیہات وصیت مصنف حضرت حکیم الامتہ قدس سرہ تنبیہ دوم کا آخر ص ۱۵)
ضمیمہ از حضرت حکیم الامتہ قدس سرہ
حامدا و مصلیا

بعد الحمد والصلوة اشرف علی تھا نوی خادم آستانہ حضرت شیخ الشایخ سید السادات مولانا و مرشدنا الحافظ الحاج الشاہ محمد امجد اللہ صاحب ضوعفت بکاکم اپنے پیر بھائیوں اور دیگر ناظرین فیصلہ ہفت مسئلہ کی خدمت میں عرض رسا ہے کہ رسالہ فیصلہ ہفت مسئلہ جو بباعث اس کے کہ بوجہ ضعف قوی جسمانیہ حضرت ممدوح کو خود قلم مبارک سے لکھنے میں تکلف ہوتا ہے، بلکہ حضرت ممدوح عبارت اس خادم کے بغرض محاکم بعض مسائل تحریر ہو کر تقریباً عرصہ چار سال کا ہوا کہ شائع ہوا ہے، چونکہ بعض صاحبوں کو اُس کے مقصود اصلی کے سمجھنے میں غلطی ہوئی اور حضرت ممدوح کو علی الاطلاق ان اعمال وغیرہ کا مجوز قرار دیا جو بالکل خلاف واقع ہے، اس لئے محض خیر خواہی کی نظر سے حضرت صاحب کی غرض اور تحقیق کا اظہار ضروری سمجھ کر اطلاع عام دیتا ہوں تاکہ مجھ کو حق پوشی کے گناہ سے اور دوسرے صاحبوں کو التباس و اشتباہ سے نجات ہو۔

ظاہر ہے کہ یہ امور اور اعمال جس ہیئت و کیفیت سے مروج و شائع ہیں اکثر عوام بالخصوص جہلاء ہندوستان اُس کے سبب انواع انواع کے مناسد اعتقادی و عملی میں مبتلا ہو جاتے ہیں جن کا تجربہ و مشاہدہ ہر عاقل فہیم منصف کر سکتا ہے۔

مثلاً: مولد میں بعض قیود کو موکد سمجھنا اور ترک قیود سے دل تنگ ہونا۔

ایصال ثواب کے طرق میں علاوہ تاکد قیود کے اگر ادلیار کی روح کو ہو تو انکو حاجت ملو سمجھنا اور ترک التزام میں اُن سے ضرر رسانی کا خوف کرنا اور اگر عام اقدار کی روح کو ہو تو اکثر قصہ نام آوری ہونا اور طعن و تشنیع سے ڈرنا۔

اور سماع میں زیادہ محج اہل لہو و باطل کا ہونا اور امار و نساء سے اختلاط۔ اور اعراض میں اول توقفتا قجار کا مجتمع ہونا اور یہ بھی نہ ہو تو ادارہ کم کی ضرورت کو قرض دام کرنا۔ پڑھنے والوں کا اکثر طعام و شیرینی کے لئے باوجاہت داعی کی وجہ سے پڑھنا۔ نداء غیر اللہ میں بعض کم فہموں کا منادی کو خیر و قدر جاننا، کام پورا ہو جانے پر اُن کو فاعل و متصرف سمجھنا۔

جماعت ثانیہ سے اکثر جماعت اولیٰ میں مستی کرنا، حقہ و زلل میں جماعت اولیٰ کو نفوت کر دینا اور اس پر متأسف نہ ہونا۔

اخیر کے مسئلوں میں باری تعالیٰ کے عجز کا اعتقاد کر لینا۔ اور اسی طرح کے بہت سے مفاسد میں جن کی تفصیل استقراء اور تتبع سے معلوم ہو سکتی ہے۔ سو حضرت مدوح ہرگز ہرگز ان مفاسد کو یا انکے مقدمات و اسباب کو جائز نہیں فرماتے۔ حضرت مدوح پر ایسا گمان کر کے علی الاطلاق ان امور کے جواز پر تمسک کرنا یا حضرت مدوح سے سور عقیدت کر لینا حضرت مدوح کی کمال اتباع شریعت اور آپ کی تقریر و پذیر کی غرض سے ناواقفی ہے۔

خلاصہ ارشاد حضرت مدوح کا یہ ہے :

”جس شد و مد کے ساتھ یہ امور لوگوں میں شائع ہیں وہ بدعت ہیں“

کیونکہ اس رسالہ میں مصرح ہے :

”غیر دین کو دین میں داخل کرنا بدعت ہے“

سو جو لوگ ان قیود کو جو فی نفسہ مباح ہیں سو کہہ کرتے ہیں وہی غیر دین کو دین میں داخل کرنے والے ہیں، اس مرتبہ میں مانعین حق پر ہیں۔

اور بلا التزام قیود و رسم و لزوم مفاسد احوال کر لینا اور احوال نہ کرنا یہ مباح ہے اسکو حرام کہنا مانعین کا تشدد ہے، اس مرتبہ میں جواز حق ہے۔

بائیں معنی دونوں کو آپ نے حق پر فرمایا، چنانچہ بعض اکابر خصوصاً صہین کے پاس جو

حضرت مددوح کا دلانامہ ٹھہری آیا تھا۔ اُس میں یہ لفظ موجود ہیں :
”نفس ذکر مندوب اور قیود بدعت ہیں“

اس طرح دیگر باقی مسائل میں تفصیل ہے جو اصول شرعیہ میں غور کرنے سے مفہوم ہو سکتی ہے۔

اس توضیح کے بعد کسی کو اشتباہ والتباس کا محل باقی نہیں رہ سکتا، اگر رسالہ بڑا کی کوئی عبارت اس تقریر مذکور کے خلاف پائی جاوے وہ اس خادم کی عبارت کا قصور سمجھا جاوے اور حضرت صاحب دامت فیوضہم و برکاتہم کو بالکل مبرا و منزه اعتقاد کیا جاوے،
وما علینا الا البلاغ۔

ربیع الاول ۱۳۱۶ھ

ضمیمہ کے بعد حضرت حکیم الامتہ قدس سرہ کی ایک اور تحریر :

یہ دونوں ضمیمے (گنگوہی و تھانوی) تو قواعد شرعیہ پر مبنی ہیں، اب انکی ایک تائید ایک رویائے صالحہ سے جس کا لقب حدیث میں مبشر آیا ہے، نقل کی جاتی ہے، صاحب رویا جناب مولانا حافظ محمد احمد صاحب ہتھم دارالعلوم دیوبند رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ ہیں، اور صاحب روایت اُن کے خلف الصدق مولوی حافظ تھانی محمد طیب صاحب ہتھم حال مدرسہ موصوفہ ہیں، دھی ہذا کا بعین عبارتۃ الراوی دھی رویا عجیبۃ ہستملہ علی حقائق غریبۃ

نحمدک و نصلی

احقر نے اپنے حضرت والد صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ سے ذیل کا واقعہ سنا ہے
فراتے تھے :

”جس زمانہ میں فیصلہ ہفت مسئلہ چھپا اور اس کی نسبت حضرت مرشد عالم حاجی امداد اللہ قدس سرہ کی طرف تھی، اس لئے ہم لوگوں کو سخت ضیق پیش آئی موافقت کر نہیں سکتے تھے، اور مخالفت میں حضرت کی نسبت سامنے آئی تھی، حیرانی تھی، اسی دوران میں میں نے (حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے) خواب دیکھا،

”ایک بڑا دیوان خانہ ہے، اور اس میں حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف

رکھتے ہیں، میں بھی حاضر ہوں اور ”ہفت مسئلہ“ کا تذکرہ ہے، حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرما رہے ہیں :

”بھائی! علامہ اس میں تشدد کیوں کر رہے ہیں؟ گنجائش تو ہے۔“
میں عرض کر رہا ہوں :

”حضرت گنجائش نہیں ہے ورنہ مسائل کی حدود ٹوٹ جائیں گی۔“
ارشاد فرمایا :

”یہ تو تشدد معلوم ہوتا ہے۔“

میں نے پھر بہت ہی ادب سے عرض کیا :

”حضرت جو کچھ بھی ارشاد فرماتے ہیں درست ہے مگر حضرات فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ تو اس کے خلاف ہی کہتے ہیں۔“

حضرت والد صاحب فرماتے ہیں :

”خواب میں میں رد و قدح بھی کر رہا ہوں لیکن حضرت کی عظمت میں ایک رتی برابر فرق نہیں دیکھتا تھا، اسی رد و قدح میں آخر حضرت نے ارشاد فرمایا :
”اچھا بات مختصر کرو : اگر خود صاحب شریعت فیصلہ فرمادیں پھر؟“
میں نے عرض کیا :

”حضرت! اُس کے بعد کس کی مجال ہے کہ خلاف چل سکے؟“

فرمایا : ”اچھا انشاء اللہ اسی جگہ خود حضرت صاحب شریعت ہی ہمارے
متہارے درمیان میں فیصلہ فرمادیں گے۔“
والد صاحب نے فرمایا :

اس بات سے مجھے بیغایت مسرت ہو رہی ہے کہ آج الحمد للہ حضرت صاحب شریعت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔“

اور اسی کے ساتھ حضرت حاجی صاحب کی عظمت اور زیادہ قلب میں بڑھ گئی کہ حق تعالیٰ نے ہمارے بزرگوں کو یہ درجہ عطا فرمایا ہے کہ وہ اپنے معاملات میں براہ راست حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع بھی کر سکتے ہیں، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے یہاں بلا بھی سکتے ہیں۔

تھوڑی دیر میں حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا :

”لو تیار ہو بیٹھو، حضور تشریف لارہے ہیں“

اتنے میں میں نے دیکھا کہ دیوان خانہ کے سامنے سے ایک عظیم الشان مجمع منسا یاں ہوا، قریب آنے پر میں نے دیکھا کہ آگے آگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور پیچھے پیچھے تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مجمع ہے، حضور کی شان ہے کہ حایہ مبارک ہو بہو حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے، نینو کا کرتا باریک بلا کسی بنیائی، فیروز زیب تن ہے جس میں سے بدن مبارک چمک رہا ہے گویا شعائیں سی پھوٹ رہی ہیں، سر مبارک پر ٹوپی بیچ کلیا ہے جو سر پر کانوں تک منڈھی ہوئی ہے اور چہرہ انور نہایت مشرق اور استفادہ چمک رہا ہے جیسے چمکتا ہوا کندن سونا ہوتا ہے، حضور جب دیوان خانہ میں داخل ہوئے تو حضرت حاجی صاحب سر و قد ایک کونے میں ادب سے جا کھڑے ہوئے اور میں ایک دوسرے مقابل کے کونے میں ادب و ہیبت سے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔ حضور کنارہ کاٹ کر میری طرف تشریف لائے اور بالکل میرے قریب پہنچ کر میرے کندھے پر درست مبارک رکھا اور زور سے فرمایا :

”حاجی صاحب یہ لڑکا جو کچھ کہہ رہا ہے درست کہہ رہا ہے“

اس پر میری تو خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی، اور ساتھ ہی حضرت حاجی صاحب کی عظمت اور بھی زیادہ بڑھ گئی کہ ہمارے بزرگوں کو اللہ نے کیا تہہ عنلا فرمایا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کس بے تکلفی سے تشریف لائے اور کس بے تکلفی اور عنایت سے انہیں مخاطب فرماتے ہیں۔

اور حضرت حاجی صاحب کی حالت یہ ارشاد مبارک سن کر یہ ہڈی :

”بجاؤ درست بجاؤ درست کہتے کہتے ہلکتے ہیں، اور اپنے قدموں کے قریب تر

سر لے جا کر پھر سیدھے کھڑے ہوتے ہیں، اور پھر بجاؤ درست بجاؤ درست

کہتے کہتے اسی طرح بھکتے ہیں اور پھر سیدھے کھڑے ہوتے ہیں“

سات مرتبہ اسی طرح حضرت حاجی صاحب نے کیا اور مجلس پر سکوت کا عالم ہے، سارا مجمع کھڑا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی خود کھڑے ہوئے ہیں۔ جب یہ سب کچھ ہو چکا تو والد صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شفقت و عنایت

دیکھ کر جرأت کی اور عرض کیا :

”حضور حدیثوں میں جو حلیہ مبارک ہم نے پڑھا ہے، اس وقت کا حلیہ مبارک تو اُس کے خلاف ہے یہ تو حضرت گنگوہی کا حلیہ ہے۔“
ارشاد فرمایا :

”اصل حلیہ ہمارا وہی ہے جو تم نے حدیثوں میں پڑھا ہے، لیکن اس وقت ہم نے مولانا گنگوہی کا حلیہ اس لئے اختیار کیا کہ تمہیں ان سے محبت و مناسبت ہے۔“

اس جواب پر مجھے حضرت گنگوہی سے اور زیادہ محبت و عقیدت بڑھ گئی اور اپنے اکابر کے درجاتِ قرب واضح ہوئے، چند منٹ پھر سکوت رہا اور حضرت حاجی صاحب غایت ادب و تعظیم سے سر جھکائے ہوئے کھڑے ہوئے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

”حاجی صاحب اب ہمیں اجازت ہے؟“

حاجی صاحب نے ادب سے عرض کیا :

”جو مرضی مبارک ہو۔“

جس حضور صلی اللہ علیہ وسلم مع سارے مجمع کے اُسی راہ سے تشریف لے گئے جس راستے سے تشریف لائے تھے، اور میری آنکھ کھل گئی۔

یہ خواب میں نے (والد صاحب نے) حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لکھ کر بھیجا، معلوم ہوا کہ حضرت پر اس خواب سے ایک کیفیت بیخودی کی طاری ہوئی اور کچھ اس قسم کے الفاظ فرمائے :

”کاش یہ خواب لکھ کر قبر میں میرے ساتھ کر دیا جائے تو میرے لئے دستاویز ہو جائے۔“

احقر محمد طیب غفرلہ

(اشرف السوانح ص ۲۲۷ صفحہ ۳۷۳)

ابے مذکورہ ضائع کی روشنی میں بالترتیب جوابات تحریر کئے جاتے ہیں۔

① یہ رسالہ حضرت حاجی صاحب قدس سرہ کی تصنیف نہیں بلکہ آپ کے حکم سے

دعوتِ نبویہ مفت مکملہ

حکیم الامتہ حضرت تھانوی قدس سرہ نے تحریر فرمایا ہے، ضمیمہ ۲ میں اس کی تصریح گزر چکی ہے، علاوہ ازیں رسالہ کے سرورق پر یہ عبارت تحریر ہے :

”از افادات منبع الفیوض والبرکات امام العارفین فی زمانہ مقدم المحققین فی ادانہ سیدنا و مولانا الحافظ الحاج الشاہ محمد امداد اللہ بہاجر مکی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ“

اس سے بھی یہی واضح ہوتا ہے کہ یہ آپ کی تصنیف نہیں، عرف مروج میں فقط افادات تصنیف کے لئے نہیں بولا جاتا، بلکہ اس سے یہ مقصد ہوتا ہے کہ کسی خادم نے اپنے بزرگ کے مضامین کو قلمبند کیا ہے۔

(۲) حضرت حاجی صاحب قدس سرہ نے ان مسائل میں لوگوں کے باہم نزاع کی شدت کو دیکھ کر حضرت تھانوی قدس سرہ کے قلم سے یہ رسالہ لکھوایا جس میں فریقین کو اعتدال پسندی کے ساتھ باہم صلح و آشتی سے رہنے کی تلقین فرمائی ہے، چنانچہ ابتدائی سطور میں فرماتے ہیں :

”یہ امر مسلمات سے ہے کہ باہمی اتفاق باعث برکات دنیوی و دینی اور نا اتفاقی موجب مضرت دنیوی و دینی ہے، اور آجکل بعض مسائل فرعیہ میں ایسا اختلاف واقع ہوا ہے جس سے طرح طرح کے شر اور دقتیں پیدا ہو رہی ہیں اور خواص کا وقت اور عوام کا دین ضائع ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ یہ حالت دیکھ کر نہایت صدمہ ہوتا ہے، اس لئے فقیر کے دل میں یہ آیا کہ مسائل مذکورہ کے متعلق مختصر سا مضمون قلمبند کر کے شائع کر دیا جائے، امید قوی ہے کہ یہ نزاع و جدال رفع ہو جائے“

اس سے ثابت ہوا کہ اس رسالہ کی تحریر کا اصل مقصد فریقین کو نزاع و جدال سے بچانا ہے، اسلئے طرز تحریر پرورد اور نرم سے نرم اختیار کیا گیا، ورنہ جہانک اصل مسائل کا تعلق ہے انہیں اکابر دیوبند کے مسلک پر اس رسالہ کی کسی تحریر سے کوئی حروف نہیں آتا اور نہ ہی کہیں سے اہل بدعت کی کوئی تائید ہوتی ہے۔

آخری دو مسائل یعنی امکان نظیر و خلف النوع میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا، نہ ہی کسی ایک جانب کی تائید فرمائی، بلکہ ان مسائل میں پڑنے اور بحث مباحثہ سے مانعت فرمائی ہے۔ مسجد میں جماعت ثانیہ کے جواز کی روایت بھی امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ سے ہے، اس لئے جانبین کو اس میں شدت اور آپس میں نزاع و اختلاف سے منع فرمایا ہے۔

ندار غیر اللہ سے متعلق تحریر کا خلاصہ یہ ہے کہ غیر کو حاضرو عالم الغیب سمجھ کر بکارنا

شرک ہے، اور یہ عقیدہ نہ ہو تو اس کے جواز کی تین صورتیں ہیں :

(۱) مخاطب کو سنانا مقصود نہ ہو بلکہ محض شوق وصال اور حسرت فراق تذکرہ کے طور پر ہو۔

(۲) تصفیہ یا طن سے مخاطب کا شاہدہ کر رہا ہو، اس کو سنانا مقصود ہو۔

(۳) کسی ذریعہ سے مخاطب تک نذر پہنچنے کا اعتقاد ہو اور وہ ذریعہ شرعی دلیل سے ثابت ہو، جیسے سلاک کا درود شریف پہنچانا۔

چوتھی صورت یہ بیان فرمائی ہے کہ اگر کسی ذریعہ سے پہنچنے کا اعتقاد ہو مگر وہ ذریعہ دلیل شرعی سے ثابت نہ ہو تو وہ نذر ممنوع ہے اور یہ اعتقاد افتراء علی اللہ اور دعویٰ علم غیبیہ بلکہ مشابہ شرک کے ہے، مگر اس کو بے دھڑک شرک و کفر نہ کہنا چاہیے۔

بریلوی عقیدہ کے لوگوں کی نذر غیر اللہ مذکورہ بالا چاروں اقسام میں سے کسی میں بھی داخل نہیں، بلکہ یہ غیر اللہ کو حاضر ناظر اور عالم الغیب سمجھ کر بجاتے ہیں، یہ بریلویوں کا بنیادی عقیدہ ہے، کوئی شخص بریلوی کو بلا ہی نہیں سکتا جب تک حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام بالخصوص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عالمات کائنات و مایکون اور حاضر و ناظر نہ سمجھے، اس لئے حضرت حاجی صاحب قدس سرہ کے فیصلہ کے مطابق یہ لوگ بلاشبہ مشرک ہیں۔

بقیہ تین مسائل یعنی مولود، فاتحہ، عرس کے بارہ میں یہ فیصلہ فرمایا ہے :

”یہ امور فی نفسہا مباح ہیں مگر ان کو یا ان کی قیود کو سنت و ضروری سمجھنا بدعت تعدی حدود اللہ تعالیٰ و گناہ ہے“

ظاہر ہے کہ اہل بدعت ان امور کا فرائض سے بھی زیادہ التزام کرتے ہیں اور ان کی قیود مرقوم کو بھی لازم سمجھتے ہیں اس لئے حضرت حاجی صاحب قدس سرہ کا یہ فیصلہ بھی ان کے خلاف ہے۔ حاجی صاحب قدس سرہ کو اہل بدعت کے استقدر غلو و التزام کا علم نہ تھا اس لئے بدون التزام قیود جائز فرمایا، چنانچہ خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے بعد جب آپ کو عوام کے التزام و غلو کا علم ہوا تو اس اجازت سے رجوع فرمایا، درحقیقت اولاً اجازت اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے بعد رجوع کو صورت و اجازت کے بعد رجوع کہا گیا ہے، ورنہ تقریر بالا سے ثابت کیا جا چکا کہ آپ نے مروجہ

قیود التزام کے ساتھ ان امور کی ابتداء ہی سے اجازت نہیں فرمائی بلکہ ان کو بدعت و تعدی حد و اللہ و گناہ قرار دیا ہے،
حضرت حاجی صاحب قدس سرہ کی مراد و مقصد سمجھنے کے لئے ہم نے حضرت گنگوہی و حضرت تھانوی قدس سرہما کے ضمائم محض تائید و تاکید کی غرض سے نقل کئے ہیں ورنہ ان ضمائم سے قطع نظر بھی ہر ادنیٰ فہم رکھنے والا شخص بھی رسالہ کی عبارت میں غور کرنے کے بعد قطعاً یہی فیصلہ کرے گا کہ یہ رسالہ پورے کا پورا بریلوی عقائد کی تردید اور دیوبندی عقائد کی تائید میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

رشید احمد

دارالافتار والارشاد ناظم آباد کراچی

۱۳ ربیع الآخر ۱۴۰۴ھ





فہرست مواعظ و رسائل

فقہ العصر مفتی اعظم حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم

ارشاد الرشید	جشن آزادی	شرعی لباس	انوار الرشید (حالات و ارشادات)
رسائل الرشید	ٹی وی کا زہر	پردہ شرعی	تبلیغ کی شرعی حیثیت اور حدود
جو اہر الرشید	مکرات محرم	طریقہ مسح و تیمم	تبلیغی جماعت اور انچاس کروڑ کا ثواب
باب العمر	جماد	سیاسی فتنے	زحمت کو رحمت میں بدلنے کا نسخہ اکثر
اللہ کے باغی مسلمان	سات مسائل	شادی مبارک	مسلم جہاد کے بغیر تحمیل تبلیغ ممکن نہیں
ہر پریشانی کا علاج	رمضان ماہ محبت	سیاست اسلامیہ	علم کے مطابق عمل کیوں نہیں ہوتا؟
شرعی پردہ	مسجد کی عظمت	حقوق القرآن	بدعات مروجہ اور رسوم باطلہ
ایمان کی کسوٹی	ایٹمی دھماکہ	رمیع الاول میں جوش محبت	سود خور سے اللہ اور رسول ﷺ کا اعلان جنگ
زندگی کا گوشوارہ	وصیت نامے	وقت کی قیمت	مودودی صاحب اور تحریک اسلام
صراط مستقیم	مسلم خوابیدہ	اطاعت امیر	مرض و موت، احکام شرعیہ اور رسوم باطلہ
مراقبہ موت	ترک گناہ	مدارس کی ترقی کاراز	تعلیم و تبلیغ اور جہاد کیلئے کثرت ذکر کی ضرورت
جامعۃ الرشید	حفاظت نظر	چندہ کے مروجہ طریقے	ایمان قتال فی سبیل اللہ اور تبلیغ لازم و ملزوم
قربانی کی حقیقت	استشارہ و استخارہ	گائے جانے کی حرمت	شریعت کے مطابق تقسیم وراثت کی اہمیت
گلستان دل	استقامت	آپ بقی	قرآن کے خلاف کمپیوٹری سازش
محبت الہیہ	غیبت پر عذاب	ذکر کی فرقہ	لشکر محمدی طالبان کے لئے مبشرات
دینداری کے تقاضے	مسلم سپرہ اور توکل	عیسائیت پسند مسلمان	القول الصواب فی تحقیق مسئلہ الحجاب
نمازوں کے بعد دعاء	مصافحہ و معافیت	مدنی دعوت و تبلیغ کا نقشہ	بعض ضروری مسائل جج
حقیقت شیعہ	فتنہ انکار حدیث	بھڑکی صورت میں بھڑکیا	فیصلہ ہفت مسئلہ کی وضاحت

کتابوں اور کیسٹوں کی مکمل فہرست کتاب گھر سے حاصل کریں

معنی آرڈر یا ڈرافٹ کے ذریعہ کتب منگوانے کا پتہ

کتاب گھر السادات سیدز بالقابل دارالافتاء دارالارشاد۔ ناظم آباد۔ کراچی

فون نمبر 6683301، فیکس نمبر 021-6623814

الکھڑت نمبر 89-1829، حبیب بینک لمیٹڈ الہدرا اسکوائر ایچ کراچی

